ادارہ

جہاد اور دہشت گردی کے بارہ میں منعقدہ علماء کانفرنس کے اعلامیہ کے بارہ میں مولانا سمیع الحق صاحب کے تحفظات

گزشتہ دنوں اسلام آباد میں منعقدہ علماء کانفرنس کے اعلامیہ اور بعض اہم امور پر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے اخبارات کو اپنا اصولی موقف پیش کیا، موضوع انتہائی اہم اور حساس نوعیت کا ہے، اسی لئے ماہنامہ 'الحق' کے ادارتی صفحات میں یہ اخباری بیان پیش کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

جمعیت علماء اسلام کے امیر دفاع پاکستان کونسل کے چیئرمین حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے اسلامی یونیورسٹی میں منعقدہ علماء کانفرنس اوراس کے جاری کردہ اعلامیہ کے بعض مندرجات پر شدید تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسلام دشمن قوتیں اسے جہاد کو روکنے اور دبانے کے لئے استعمال کریں گی، نبی اکرمؐ نے جہاد کو قیامت تک جاری ساری رکھنے کی خبر دی ہے اور تلقین کی ہے مگر سعودی عرب ریاض میں امریکہ عرب اسلامی سربراہی کانفرنس اوراس کے فوراً بعد پاکستان میں صدر پاکستان کی صدارت میں علماو مشائخ کے اس اعلامیہ نے قیامت تک جہاد کا کسی موثر شکل میں ظہور پذیر ہونے کا راستہ روک دیا ہے، اس موقع پر کسی فتوی کے اسلام کے حق میں فوائد اور مضرتوں کو ملحوظ رکھنا مناسب ہوتا ہے، مولانا نے اعلامیہ کی بعض شقوں سے اتفاق کرتے ہوئے کہا ہے کہ بے شک اسلام میں انتہا پسندی فرقہ واریت جیسے قبیح امور کی گنجائش نہیں مگر دہشت گردی کے نام پر مغربی اقوام کا دراصل جہاد کو ختم کرنے کی کوششیں کسی پر مخفی نہیں ایسے میں ہم نے ملکی اور بین الاقوامی فورم پر بار بار یہ مطالبہ کیا ہے کہ سب سے پہلے مغربی اقوام سے دہشت گردی کی واضح تعریف اوراس کے حدود وقیود کا تعین کرایا جائے، دہشت گردی کی مذمت کرتے وقت جہاد کی ضرورت و اہمیت کو بھی اجاگر کیا جائے جبکہ اسلام آباد کے اعلامیہ میں کوئی ایسی وضاحت موجود نہیں اس سلسلہ میں ہمارے دلائل اور شواہد سے دشمن کلمۃ حق ارید بہ الباطل والا فائدہ لیتا ہے کہ حق بات سے باطل کے

مذموم مقصد برآوری حاصل ہو، ملک میں دہشت گردی اور خودکش اقدامات کے پس پردہ بیرونی دشمنوں کے آلہ کار ہونے کے ثبوت سامنے آچکے ہیں' ایسے اقدامات کے سدباب اور محرکات وعوامل کے خاتمہ کے بجائے اسے اسلام کے پورے جہادی نظام کو تباہ کرنا جوں کے لئے پورے کمبل کو جلانے والی بات ہے، مولانا سمیع الحق نے سب سے زیادہ حیرت اور تعجب جہاد کو ریاست کے اجازت سے مشروط کرنے کو قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس وقت عالم اسلام کی پچاس ساٹھ ریاستوں پر مسلط غیروں کے غلام حکمرانوں میں کس کی جرات ہے جو جہاد کی تائید تو کیا جہاد کا نام بھی لے سکے ہر اسلامی ریاست تو ان مسلم حکمرانوں کے قبضہ میں ہے جو غیروں کے اسلام دشمن جارحانہ سامراجی اور استعماری سازشوں اوراقدامات کے سہولت کار ہیں ہم اسلامی دنیا کے زمینی حقائق کا جائزہ لیں تو پچھلی صدی میں برصغیر پر برطانوی سامراج نے قبضہ کیا تو اسلام کے لئے مرمٹنے والے مجاہدین ملک پر قابض جنرل ڈائر لارڈ کرزن برٹش وائسراؤں یا نبوت کے جعلی دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی کی اجازت کا انتظار کرتے، افغانستان پر سرخ سامراجی طاقت روس نے قبضہ کیا تو اسلامی ریاست پر قابض ببرک کارمل حفیظ اللہ امین اور ترکئی سے جہاد کی اجازت کا انتظار کرنا پڑتا اور جب امریکہ دنیا کے تمام کفری طاقتوں نیٹو کو ساتھ لیکر افغانستان پر قابض ہوگیا تو بیس لاکھ شہداء کی قربانی دینے والے علماء وطلبا اور جہادی قوتیں حامد کرزئی اور موجودہ صدر اشرف غنی کے فتویٰء جہاد کے منتظر رہتے، مقبوضہ کشمیر پر سات لاکھ افواج کے بہیمانہ ظلم وستم کے مقابلہ کیلئے کشمیری مسلمان نریندر مودی سے پرمٹ لیتے اور فلسطین پر قبضہ جمانے کی صورت میں موشے دایان اور ناتن یاھو کی اجازت نامہ ء جہاد تک ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہتے اور جب پاکستان نے افغانستان کے خلاف اپنی سرزمین استعمال کرنے کی اجازت دے کر پڑوسی کو ہمارے لاجسٹک سپل انٹیلی جنس اور ہوائی اڈوں کے ذریعہ از سرنو غلام بنانے والے ننگ ملت، ننگ دین، ننگ وطن پرویز مشرف جیسے غدار سے جہاد کا فتویٰ حاصل کرتے۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے کہا کہ ہمیں پاکستان میں جاری خفیہ دہشت گردی اور خودکش حملوں سے ہرگز اتفاق نہیں اس میں بھی ہمارا واضح موقف یہی ہے کہ اس کا قلع قمع آپریشنوں کے بجائے اصل محرکات اور عوامل پر نظرثانی سے کیا جائے جس کی سفارش پورے پارلیمنٹ نے مشترکہ سفارشات میں بھی کی ہے، ہمیں اس کانفرنس میں شریک اپنے بعض قابل احترام اہم علمی و دینی شخصیات کی علم وفضل سے انکار ہے مگر ایک ادنیٰ طالب علم اور ایک عاجز مسلمان کی حیثیت سے اعلامیہ کے بعض شقوں سے اختلاف رائے کا حق بھی ہے۔